

سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ: ایک تعارفی جائزہ

*Sinan Bin Salama (r.a): an introductory analysis*ڈاکٹر محمد طاہرⁱ ڈاکٹر شازیہ رمضانⁱⁱ**Abstract**

The companions of the Holy Prophet (s.a.w) have a profound prestige for their remarkable services towards Islam. They have a long series. Among them is one the note worthy companion Abu Abd-ul-Rahman Sinan Bin Salma (r.a) also.

He embraced Islam at the time the Makkah was conquered. In this article a detailed introduction of Sinan Bin Salam has been presented in a scholarly manner.

This research has been collected from the original and secondary sources of Islamic History.

Key Words: Prestige, companion, Makkah

نام سنان، کنیت ابو عبد الرحمن اور نسبت المَدَنِي (قریش کی مشہور قبیلہ ہذیل کی طرف) ہے، کنیت کے متعلق اور بھی چند اقوال کتب سیر و تاریخ میں ملتے ہیں، چنانچہ حافظ مزنی (وفات ۷۴۳ھ) سنان بن سلمہ کا تذکرے ہوئے لکھتے ہیں:

"کنیت ابو عبد الرحمن ہے، اور کسی نے ابو جبیر اور ابو بشر بھی کہا ہے¹۔"

امام بخاری^(۲۵۶ھ) ابو عبد الرحمن رقم کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ أَبُو يَحْيَى عَنْ عَلِيٍّ كَنِيْتَهُ أَبُو خَتَرٍ

"مجھے ابو یحییٰ نے علی کے واسطے سے بیان کیا کہ ان کی کنیت ابو ختر ہے²۔"

یہ تاریخ اوسط کی بات ہے جبکہ امام بخاری تاریخ کبیر میں محمد ابو یحییٰ کی جگہ محمد بن ابو یحییٰ لکھتے ہیں اور ابو ختر کو ابو جستن بیان کرتے ہیں³۔ لیکن اس میں قول اول قرآن سے صحیح معلوم ہوتا ہے، اس لئے کہ امام مسلم (وفات ۲۶۱ھ) ابو عبد الرحمن، سنان بن سلمہ المَدَنِي کی کنیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ علی سے ان کی کنیت ابو جتر منقول ہے⁴۔ اسی طرح حافظ ابن مندہ (وفات ۳۹۵ھ) رواۃ کی کنیت اور القاب بیان کرتے ہوئے سیدنا سنان کی کنیت ابو جتر لکھتے ہیں⁵ جس سے معلوم ہوا کہ تاریخ کبیر کی

i اسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان

ii اسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان

عبارت خطا ہے، سند اور اسم دونوں میں یا کاتب سے سہو ہوئی ہے اور یا امام بخاری کو وہم ہوا ہے جب کہ تاریخ اوسط میں بھی حرف باساقط معلوم ہوتی ہے حافظ ابن عبدالبر (وفات ۴۶۳ھ) نے صیغہ تمریض کے ساتھ ابو جبیر بھی بیان کیا ہے⁶، اور مؤرخ ابن اثیر جزری (وفات ۶۳۰ھ) سیدنا سنانؒ کے حالات میں ان کی کنیت ابو یسر بھی تحریر کرتے ہیں⁷۔

خلاصہ یہ کہ سیدنا سنان بن سلمہ بن المحبؒ کی کنیت کتب سیر و تاریخ میں درج ذیل طریقے سے منقول ہے:

"ابو عبدالرحمن، ابو جبیر، ابو بشر، ابو ختر، ابو خبیر، ابو یسر، ان میں سے ابو عبدالرحمن مشہور کنیت ہے چنانچہ اسی کو جہور اباب سیر و تاریخ نے بیان کیا ہے۔"

سنان کے ہم نام صحابہ اور تابعین کرام

سنان کے ہم نام صحابہ اور تابعین میں سے اور حضرات بھی ہیں، جن میں سے امام بخاریؒ نے تاریخ کبیر میں چودہ (۱۴) حضرات کے نام ذکر کئے ہیں⁸۔ اور ابو نعیم الاصفہانی (وفات ۴۳۰ھ) نے دس (۱۰) کے⁹ اور ابن عبدالبر نے تیرہ (۱۳) کے¹⁰ اور ابن اثیر نے اٹھارہ (۱۸) کے¹¹ اور حافظ ابن حجر (وفات ۸۵۲ھ) نے اکیس (۲۱) نام بیان کئے ہیں¹² ان میں سے اکثر نام جلیل القدر صحابہ کرامؓ کے ہیں۔

سنان بن سلمہ کے ہم نام صحابہ کرام

کتب سیر و تاریخ میں سنان بن سلمہ کے نام سے اور بھی چار نام ملتے ہیں۔ ابو طریف، سنان بن سلمہؒ المذلی یہ نام سنان بن سلمہ بن محب کے ساتھ نام اور والد کے نام اور قبیلہ کے نام میں مماثل ہے، مؤرخ ابن سعد (وفات ۲۳۰ھ) نے ان کا شمار ان صحابہ کرامؓ میں کیا ہے جو طائف میں مقیم تھے¹³۔ امام بخاری ان کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ابو طریف المذلی صحابی ہے اور محاصرہ طائف میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک غزوہ تھے¹⁴۔"

محدث ابن حبان (وفات ۳۵۴ھ) ان کا تذکرہ ان صحابہ کرامؓ میں کرتے ہیں جن سے اخبار اور

احادیث مروی ہیں¹⁵۔

مورخ عزالدین ابن الاثیر (وفات ۶۳۰ھ) کو ابو طریف کے متعلق شک ہے، کہ یہ کنیت سنان بن سلمہ کا ہے یا اس سے مراد ابن نبیثہ الخیرؓ ہے¹⁶۔

لیکن کتب تراجم و طبقات کی ورق گردانی کے بعد دو باتیں معلوم ہوئی ایک یہ کہ ابن نبیثہ نقل کرنے میں کاتب سے سہو ہوا ہے اور یا ابن الاثیر کو وہم ہے اس لئے اس نام سے صحابی جمہور ار باب سیر نے نبیثہ الخیر نقل کیا ہے¹⁷۔

بلکہ ابن الاثیر ہی نے اُسد الغابۃ، ترجمہ نمبر ۵۱۹۸ میں اس صحابی کا نام نبیثہ الخیر ہی تحریر کیا ہے اور پھر ترجمہ نمبر ۶۰۳۴ ابو طریف میں اس نام کے ساتھ ابتدا میں ابن کا اضافہ کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ علامہ کو وہم ہوا ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ابو طریف متعدد حضرات کی کنیت ہے، اُن میں سے سنان بن سلمہؓ بھی ہے اور ابن نبیثہ الخیر بھی ہے اور یہ دونوں الگ الگ شخصیات ہیں، چنانچہ ابو نعیم اصفہانی (۴۳۰ھ) نے دونوں کا علیحدہ علیحدہ تذکرہ کیا ہے¹⁸ اور فرماتے ہیں کہ نبیثہ الخیر سلمہ بن المحبت کا چچا زاد بھائی، کنیت ابو طریف اور ان صحابہؓ میں سے ہے جو بصرہ میں رہائش پذیر تھے¹⁹، اور اسی کو ابن ابی حاتم (وفات ۳۲۷ھ) نے بھی بیان کیا ہے²⁰۔

ما قبل میں ابن سعد کے حوالہ سے معلوم ہوا ہے کہ ابو طریف سنان بن سلمہ سائین طائف میں سے تھے، اور خلیفہ بن خیاط (۲۴۰ھ) نے بھی ابو طریف کا نام سنان بن سلمہ تحریر کیا ہے²¹۔ تو ابن الاثیر کی شک کی کوئی گنجائش نہ رہی۔

حافظ ابن حجر (۸۵۲ھ) بھی ابو طریف کے نام میں اختلاف بیان کرتے ہیں:

"ابن عبدالبر نے تو اس کا نام سنان بیان کیا ہے اور ابن قانع نے کیسان²²۔"

لیکن یہاں پر ابن عبدالبر کی بات صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ ابن قانع (۳۵۱ھ) کیسان کو ہذیل کے موالی میں سے بتاتے ہیں²³۔ جبکہ سنان ابو طریف کو اکثر ار باب سیر نے ہذلی لکھا ہے۔ تو ممکن ہے کہ ابن قانع کو وہم ہوا ہو۔

ا۔ سنان بن سلمہ اسلامی

ابن عبدالبر لکھتے ہیں:

"سنان بن سلمہ الاسلمی بصری ہے، اس کے حدیث میں اضطراب ہے، اور اس سے قنادة اور معاذ بن سبرہ روایت کرتے ہیں اور مجھے اس کی کوئی روایت معلوم نہ ہو سکی²⁴۔ اور اسی کو الصفدی (وفات ۷۶۳ھ) نے نقل کیا ہے²⁵۔"

لیکن حافظ عسقلانی ابن عبد البر کی تردید میں لکھتے ہیں:

"ابو عمرو کو سنان الاسلمی اور سنان ہذلی کے متعلق مخالف ہوا ہے اور اس نے سنان ہذلی کو سنان الاسلمی سمجھا ہے حالانکہ یہ سنان ہذلی ہی ہے۔ اور ان کے نزدیک سنان بن سلمہ الاسلمی کوئی اور صحابی ہے، اور سبب وہم سنان بن سلمہ ہذلی کے ارسال کو قرار دیتے ہیں²⁶۔"

لیکن کافی تتبع اور تلاش کے باوجود سنان بن سلمہ الاسلمی کے نام سے کسی صحابی کے نام نہیں ملا اس کو صرف ابن عبد البر اور اس سے الصفدی نے نقل کیا ہے اور پھر ابن حجر نے اس کا نقد کیا ہے۔ ممکن ہے کہ اس میں ابن حجر عسقلانی کو بھی مغالطہ ہو ہے، اور وہ سنان بن سنہ الاسلمی کو جو مشہور صحابی ہے²⁷ سنان بن سلمہ الاسلمی سمجھنے لگا ہو، حالانکہ اس نام سے صحابی متداول کتب میں بندہ کی نظر سے نہیں گزرا، اگر ہے تو وہ سنان بن سنہ الاسلمی ہے۔

ابن حجر کی مغالطہ کی وجہ بھی یہ ہے کہ وہ ابن عبد البر کی سبب وہم سنان بن سلمہ ہذلی کے ارسال کو قرار دیتے ہیں اور ان کے عبارت سے مترشح ہوتا ہے کہ سنان بن سلمہ الاسلمی بھی کوئی صحابی ہے، اور ابن عبد البر الہذلی کی ارسال کی وجہ سے اسے سنان الاسلمی سمجھنے لگے حالانکہ یہ سنان ہذلی ہی ہے۔

تو معلوم ہوا کہ سنان بن سلمہ الاسلمی کے نام سے کوئی صحابی موجود نہیں، اگر ہے تو سنان بن سنہ الاسلمی مدنی ہے جو خلافت عثمانی سن ۳۰ھ کو وفات پائی۔

سنہ اور سلمہ کے الفاظ میں علمائے سیر کو مغالطہ اور مخالف ہوا ہے اور وہ سنہ کو سلمہ سمجھے ہیں۔

محدثین میں سے صرف ابو بکر ابن ابی عاصم (وفات ۲۸۷ھ) نے اپنی حدیث کی کتاب میں اسلمی رواۃ کے عنوان میں لکھتے ہیں:

"سنان بن سلمة رجل من أسلم اور ان سے ایک روایت بھی نقل کرتے ہیں²⁸۔"

اس روایت میں سمعت رسول اللہ ﷺ کے الفاظ سے یہ صحابی معلوم ہوتے ہیں۔

اس روایت میں الفاظ رجل من اسلم ہے اگر اس سے مراد سنان بن سلمہ اسلمی ہے جیسا کہ ابن ابی عاصم نے عنوان میں لکھا ہے، تو پھر ابن حجرؒ کی رائے کو درست تسلیم کرنا پڑے گا اور وہ اس پر محمول ہوگا۔

ب- سنان بن سلمہ الأشجعی

اس کو ابن ابی خیشمہ (وفات ۲۷۹ھ) نے، تاریخ کبیر، کی حدیث نمبر ۸۳۰۸۳ کی سند میں

بیان کیا ہے۔ وہ روایت یہ ہے:

"سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کیا کہتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس نے ایک عورت سے نکاح کیا لیکن اس کے لئے مہر بھی مقرر نہیں کی اور رخصتی سے پہلے وہ مرگئی تو کیا اس پر پورا مہر واجب ہے؟
سیدنا عبد اللہؓ نے فرمایا کہ جب سے آپ ﷺ سے جدائی ہوئی ہے اب تک مجھے اس سے مشکل مسئلہ نہیں پوچھا گیا ہے۔"

پھر اجتہاد کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے لئے پورا مہر مثل ہے اور اس پر عدت ہے اور اس کے لئے میراث زوج میں حصہ ہے، یہ سنتے ہوئے سنان بن سلمہ الأشجعی کھڑے ہوئے اور کہنے لگا آپ ﷺ نے بروع بنت واشق کے مسئلہ میں یہی فیصلہ کیا تھا²⁹۔"

اس روایت کی اسناد اور رواۃ کی چھان بین کے بعد معلوم ہوا کہ احمد بن ابی خیشمہؒ کی عبارت میں غلطی ہے اور راوی کا نام معقل بن سنان الأشجعی ہے یہاں پر کاتب سے غلطی ہوئی ہے اور یا ابن ابی خیشمہ کو وہم ہوا ہے، کہ معقل بن سنان الأشجعی کو چھوڑ کر سنان بن سلمہ الأشجعی کو تحریر کیا۔

معقل بن سنان الأشجعی غزوہ فتح مکہ کے موقع پر جھنڈا لیکر اپنی قوم کی قیادت کرتے ہوئے آپ ﷺ کے ساتھ شریک جہاد تھے اور واقعہ حرہ میں سن ۶۳ھ کو شہادت پائی³⁰۔

سیر و تاریخ کے پورے ذخیرے میں کافی تلاش کے باوجود سنان بن سلمہ الأشجعی کے نام سے کوئی راوی حدیث بندہ کی نظر سے نہیں گزرا۔

ت- سنان بن سلمہ

اس کو ابو نعیم اصفہانی نے سراقۃ بن سراقۃ کی روایت میں ذکر کیا ہے، روایت یہ ہے:

"سنان بن سلمہ نے غزوہ خیبر کی موقع پر اپنی ہی تلوار سے شہادت پائی اور آپ ﷺ نے اس کے لئے دیت مقرر نہیں کی۔"

لیکن آخر میں فرماتے ہیں:

والمقتول بخيبر الذي رجع سيفه عامر بن سنان "مقتول عامر بن سنان تھا جو سلمہ بن الاكوع کے چچا ہے"³¹۔

مؤرخ ابن عساکر (۱۷۵ھ) کہتے ہیں:

سیدنا عامر بن الاكوع حضرت سلمہ بن الاكوع کے بھائی نہیں بلکہ ان کے چچا ہیں، سیدنا سلمہ کے والد کا نام "عمرو" ہے، عمرو بن الاكوع عامر بن الاكوع کے بھائی ہیں، لیکن عام طور پر حضرت سلمہ کی نسبت ان کے دادا "الاكوع" کی طرف کر کے "سلمہ بن الاكوع" کہتے ہیں "الاكوع" لقب ہے، ان کا نام "سنان" تھا³²۔

اگرچہ صحیح مسلم کی روایت میں اور بہت سارے علماء سیر نے سلمہ کو عامر کا بھائی کہا ہے³³۔ علامہ سندی (وفات ۱۱۳۸ھ) کا کہنا ہے:

"سیدنا سلمہ نے اپنے چچا کو مجاز بھائی کہا ہے، حقیقت میں یہ اس کا چچا تھا³⁴ اور علامہ عثمانی نے لکھا ہے یہ قول زمانہ جاہلیت کے عادت کے مطابق نکاح کے رشتوں پر محمول ہے ایک شخص چچا بھی ہو سکتا ہے اور بھائی بھی³⁵۔ لیکن سلسلہ نسب پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عامر سلمہ کا چچا ہے"³⁶۔

یہ صحیح ہے کہ غزوہ خیبر میں اپنی ہی تلوار سے شہادت پانے والا صحابی کا نام عامر بن الاكوع ہے، جیسا کہ ابو نعیم اصفہانی نے اس روایت کی آخر میں تصریح کی ہے اور اسی کو تمام ارباب حدیث³⁷ و اہل سیر و تاریخ نے بیان کیا ہے³⁸۔ نہ سنان بن سلمہ اور اکوع کا نام سنان ہے³⁹، اس لئے بعض مؤرخین عامر بن الاكوع رقم کرتے ہیں تو بعض عامر بن سنان، اس میں کوئی تضاد نہیں۔

سیدنا عامر بن الاكوع اور ان کی شہادت کی روداد

سیدنا سلمہ بن الاكوع فرماتے ہیں:

" سفر غزوہ خیبر کے موقع پر کسی نے عامر بن الاكوع سے کہا آپ ہمیں کچھ رجز یہ اشعار نہیں سنائیں گے؟"

چنانچہ حضرت عامر نے سواری سے اتر کر قوم کے سامنے حمدی خوانی شروع کر دی:

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّينَا

اے اللہ! اگر تیری توفیق نہ ہوتی تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے اور نہ ہی ہم کوئی صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے۔

فَاعْفِرْ فِدَاءَ لَكَ مَا أَبْتَيْنَا ... وَبَنَتِ الْأَقْدَامُ إِنْ لَأَقَيْنَا

اور ہم نے جو گناہ اپنے پیچھے چھوڑے ہیں وہ معاف فرما اور جنگ کے وقت ہمارے قدموں کو ثابت رکھ، ہماری جائیں آپ کی رضا کے لئے قربان ہیں۔

وَأَلْقَيْنُ سَكِينَةً عَلَيْنَا ... إِنَّا إِذَا صَبَحَ بِنَا أَبَيْنَا

اور ہم پر سکینہ نازل فرما، اگر کوئی اپنی مدد کے لیے چیخا پکارتا ہمیں بلائے گا تو ہم فوراً مدد کے لئے آجائیں گے۔
وَبِالصَّبَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ مَعَنَا لَخَرْنَا بِكَ وَالرِّجَالُ بِالنَّاصِبِ

جب سیدنا عمرؓ یہ رجز یہ اشعار پڑھ رہے تھے اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا «مَنْ هَذَا السَّائِقِ» یہ اونٹ ہانکنے والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا، «عامر»، آپ ﷺ نے فرمایا «يَرْحَمُهُ اللَّهُ» اللہ ان پر رحم فرمائیں 40۔ اور ایسا بن سلمہ کی روایت میں الفاظ ہیں «غفر لك ربك» اللہ تیرے مغفرت فرما 41۔ قوم میں سے ایک شخص نے کہا یہ سیدنا عمرؓ تھے جیسا کہ ایسا کی روایت میں تصریح ہے «اے اللہ کے نبی ﷺ! جنت اس کے لئے واجب ہو گئی، آپ ﷺ نے اس کی بہادری سے ہمیں مزید فائدہ اٹھانے کا موقع کیوں نہیں دیا»۔ جہاد کے موقع پر جب آپ ﷺ کسی کے متعلق اس قسم کے الفاظ استعمال فرماتے تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ وہ شہید ہو جائے گا، چونکہ حضرت عمرؓ کو یہ بات معلوم تھی اس لیے ان ہونے آپ ﷺ سے یہ جملہ کہا 42۔

چنانچہ جب قوم نے صف بندی کی تو عامرؓ نے ایک یہودی (مرحب) کی ساق پر مارنے کے لئے اپنی تلوار اٹھائی، تلوار چھوٹی تھی، جب وار کیا تو تلوار کی نوک پلٹ کر سیدنا عامرؓ کے گھٹنے کے کنارے کو آگئی جس کی وجہ سے ان کی شہادت ہوئی 43۔

ابن سعد (230ھ) اور شمس الدین الذہبی (428ھ) نے ایسا بن سلمہ بن الاکوع کی روایت میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ جب ہم خیبر کو پہنچے، تو مبارزہ کے لئے یہودیوں کے مشہور سردار مرحب میدان میں نکلا۔ یہ اپنے آپ کو ہزار بہادروں کے برابر کہا کرتا تھا۔ اس نے آتے ہی یہ رجز پڑھنا شروع کر دیا:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرُ أَيُّ مَرْحَبٍ ... شَاكِي السَّلَاحِ بَطَلٌ مُجْرَبٌ.
إِذَا الْحَرْبُ أَقْبَلَتْ تَلَّهَبٌ.

خیبر جانتا ہے کہ میں ہتھیار سجانے والا بہادر تجربہ کار مرحب ہوں۔ جب لوگوں کے ہوش مارے جاتے ہیں تو میں بہادری دکھایا کرتا ہوں۔ اس کے مقابلہ کے لئے عامر بن الاکوعؓ نکلے وہ بھی اپنا رجز پڑھتے جاتے تھے۔

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرُ أَيُّ عَامِرٍ ... شَاكِي السَّلَاحِ بَطَلٌ مُعَامِرٌ

خیبر جانتا ہے کہ میں ہتھیار چلانے میں استاد نہر آتما تلخ ہوں، میرا نام عامر ہے۔
مرحب نے ان پر تلوار سے وار کیا، عامر نے اسے ڈھال پر روکا اور مرحب کے حصہ زیرین پر وار
چلایا، مگر ان کی تلوار جو لمبائی میں چھوٹی تھی، ان ہی کے گٹھنے پر لگی جس کے صدمہ سے یہ
شہید ہو گئے۔

پھر سیدنا علیؑ لکھے، رجز حیدری سے میدان گونج اٹھا آپ فرماتے تھے:

أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي حَيْدَرَةٌ ... كَلَيْتَ غَابَاتِ كَرِيهَ الْمَنْظَرِ ،
أَوْفِيهِمْ ، بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَةِ

میں ہوں میرے ماں نے میرا نام شیر غضبناک رکھا ہے، میں شیر نیستاں کی طرح مہیب و بد منظر ہوں، میں
اپنی تلوار کی سخاوت سے تمہیں بڑے بڑے پیمانے عطا کروں گا۔
سیدنا علیؑ نے ایک ہی ہاتھ تلوار کا ایسا لگایا کہ مرحب کے خود آہنی کواکشا، عمامہ کو قطع کرتا، سر کے دو ٹکڑے
بناتا ہوا گردن تک جا پہنچا⁴⁴۔

اور امام بخاری لکھتے ہیں:

"حضرت سلمہ بن الاکوعؓ فرماتے ہیں کہ جب صحابہؓ خیبر سے لوٹے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے
(ٹمگیں) دیکھا تو میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، لوگ
کہہ رہے ہیں کہ عامر کا عمل حبط (ضائع) ہو گیا ہے (کہ انہوں نے خود کشی کی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا، جس
نے کہا ہے اس نے غلط کہا ہے، عامر کو تو دوہرا اجر ملے گا، دونوں انگلیوں کو آپ ﷺ نے جمع کر کے اشارہ
فرمایا کہ اس کو دوہرا ثواب ملے گا وہ تو کفار کے مقابلہ میں مشقت اٹھانے والا ایک مجاہد آدمی تھا اور فرمایا "قَالَ
عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ" ایسا عربی جو زمین پر چلا ہو عامر کی طرح بہت کم ہے⁴⁵ "اس سے ان کی فضیلت
بیان کرنا مقصود ہے۔"

معلوم ہوا کہ غزوہ خیبر میں اپنی ہی تلوار سے شہادت پانے والا حضرت عامر تھا، نہ سنان بن سلمہ
، تو ابن ابی خنیسہ کی تاریخ میں مذکور سراقہ کی روایت میں غلطی سے عامر بن سنان کی جگہ سنان بن سلمہ
لکھا گیا، کیونکہ ابن سعد نے غزوہ خیبر کے شہداء کے نام بیان کئی ہیں جو ۱۵ ہے ان میں عامر بن سنان
اور ان کا پورا واقعہ شہادت مذکور ہے، لیکن کہی بھی اس میں سنان بن سلمہ کا نام نہیں⁴⁶، بلکہ تمام
مؤرخین نے یہ واقعہ سیدنا عامر بن سنان کے متعلق تحریر کیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ کتب سیر و تاریخ میں سنان بن سلمہ کے نام سے جو نام ملتے ہیں، اس سے دو حضرات مراد لیا جائے گا: ابو طریف سنان بن سلمہ الہذلی جو بالاتفاق جلیل القدر صحابی ہیں، ما قبل نمبر پر اس کا پورا تذکرہ ہو چکا ہے اور دوسرا سنان بن سلمہ بن المحب الہذلی (جس کی طرف پشاور میں مزازا صاحب بابا منسوب ہے) جن کی صحبت میں اختلاف ہیں۔ اور ان کے علاوہ ناموں میں علماء سیر سے کافی مغالطے اور تسامحات ہو چکے ہیں۔

البتہ اگر ابن ابی عاصم کی ذکر کر کے سنان بن سلمہ سلمی کو درست مان لی جائے تو وہ تیسرا شخص ہوگا۔ لیکن متداول کتب تاریخ، طبقات، سیر، تراجم میں کبھی بھی سنان بن سلمہ سلمی کا ذکر مجھے نہیں ملا۔

نتائج

سنان بن سلمہ مقام و مرتبہ کے لحاظ سے صحابہ کرام کے مقدس گروہ میں شمار ہوتے ہیں، اور روایت کے لحاظ سے کبار تابعین میں ہیں، اس لیے ان کی اکثر روایات مراسیل ہیں کتب سیر و تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہندو سند کے کئی بار گورنر کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں البتہ ان کے مدفن میں کافی اختلاف ہے اور اس حوالے سے کوئی بات کہنا تحقیق کے خلاف ہے۔

حواشی و حوالہ جات

- 1 المرزبی، أبو الحجاج جمال الدین ابن الزکی، تہذیب الکمال فی أسماء الرجال ۲: ۱۳۹، ترجمہ (۲۵۹۴) مؤسسہ الرسالہ، بیروت، ۱۳۰۰ھ / ۱۹۸۰ء
- 2 البخاری، أبو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، التاريخ الأوسط ۱: ۲۱۸ ترجمہ (۱۰۳۹) دار الوعی، مکتبہ دار التراث، حلب، قاہرہ، ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء
- 3 امام البخاری، أبو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، التاريخ الكبير ۶: ۱۶۲، ترجمہ (۲۳۳۷) دائرة المعارف العثمانیہ، حیدرآباد، الدکن (س۔ن)
- 4 امام مسلم، مسلم بن الحجاج، کنی و الأسماء ۱: ۲۵۰ ترجمہ (۲۰۶۵) عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية، المدینہ منورہ ۱۳۰۲ھ / ۱۹۸۲ء
- 5 محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ، فتح الباب فی الکنی والألقاب ۱: ۲۸۲، ترجمہ (۲۳۲۷)، مکتبہ الکلوثر، ریاض، طبع اول ۱۳۱۷ھ / ۱۹۹۶ء

- 6 النمری، ابو عمرو یوسف بن عبد اللہ، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ۲: ۶۵۷ (۱۰۷۱)، دار الحلیل، بیروت، ۱۴۱۲ھ
- 7 الجزری، عزالدین بن الاثیر، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ۲: ۵۶۰، ترجمہ (۲۲۶۱)، دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۳ء
- 8 تاریخ کبیر ترجمہ (۲۳۳۵) تا ترجمہ (۲۳۴۹) تک ستان نام کے تراجم بیان کی گئی ہیں۔
- 9 الاصبہانی، ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد، معرفۃ الصحابۃ ۳: ۱۴۲۵-۱۴۳۰، دار الوطن، ریاض، ۱۴۱۹ھ
- 10 الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ۲: ۶۵۷ ترجمہ (۱۰۷۱) (۱۰۷۱)
- 11 اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ۲: ۵۶۰، ترجمہ (۲۲۵۸-۲۲۷۵)
- 12 ابن حجر العسقلانی، ابوالفضل احمد بن علی، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ ۳: ۱۵۵، ترجمہ (۳۵۲۸-۳۵۰۸)، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۵ھ
- 13 ابو عبد اللہ، محمد بن سعد البہاشی، الطبقات الکبریٰ ۶: ۵۴، ترجمہ (۱۶۹۳) دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۰ھ
- 14 تاریخ کبیر، باب الکتیٰ ۹: ۴۶، ترجمہ (۴۰۲)
- 15 نفس مصدر ۳: ۴۵۷، ترجمہ (۱۵۲۵)
- 16 اسد الغابۃ ۶: ۱۷۶، ترجمہ (۶۰۳۳)
- 17 میں تک کتب سیر و ترجم کی ورق گردانی کرنے کے بعد بھی اس صحابی کا نام نبی شیعہ الخیر ہی نظر آیا، مثلاً ملاحظہ ہو۔
- الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۷: ۳۶۶ ترجمہ (۲۸۸۹)۔۔۔ الجرح والتعديل ۸: ۵۰۶ ترجمہ (۲۳۱۴)
- 18 معرفۃ الصحابۃ لابن نعیم ۵: ۲۷۰۲ پر نبی شیعہ الخیر کا ذکر ہے جبکہ ۵: ۲۹۴۴ پر ابوطریف الہذلی کا تذکرہ ہے۔
- 19 معرفۃ الصحابۃ ۵: ۲۷۰۲
- 20 الجرح والتعديل ۸: ۵۰۶ ترجمہ (۲۳۱۴)
- 21 ابو عمرو و خلیفۃ بن خیاط العسفری، طبقات: ۶۸۹، دار الفکر طبع سن ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء
- 22 الاصابۃ ۷: ۱۹۲ ترجمہ (۱۰۱۶۴)
- 23 ابوالحسین، عبد الباقی بن قانع، معجم الصحابۃ ۲: ۳۷۳، ترجمہ (۹۱۹) مکتبۃ الغربا، مدینہ منورہ، ۱۴۱۸ھ
- 24 الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ۲: ۶۵۷ ترجمہ (۱۰۷۱)
- 25 صلاح الدین خلیل بن ایک، الوافی بالوفیات ۱۵: ۲۸۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۰ھ
- 26 الاصابۃ ۳: ۲۴۴ ترجمہ (۳۸۱۸)
- 27 ابن حبان کہتے ہیں ستان بن سنیۃ الاسلمی صحابی ہے اور عہد عثمانی میں سن ۳۰ ہجری کو وفات پائی۔ (الثقات ۳: ۷۸۲))
- 28 ستان بن سلمہ جل من اسلم، الآحاد والمثانی ۴: ۳۵۹، دار الرایۃ، ریاض، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء

- التاریخ الکبیر 3: 122 ترجمہ (2083)
- 30 ابو عبد اللہ الحاکم محمد بن عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین 3: 598 ترجمہ (6219) الکتب العلمیہ، بیروت 1411ھ / 1990ء
- 31 معرفۃ الصحابة 3: 125 ترجمہ (3609)
- 32 ابوالقاسم علی بن الحسن، ابن عساکر، تاریخ دمشق 22: 187 ادار لکھنؤ بیروت، سن طباعت 1415ھ / 1995ء
- 33 صحیح مسلم، باب غزوة خیبر، حدیث (124)
- 34 نور الدین السندی، حاشیہ السندی علی سنن النسائی، کتاب الجهاد 6: 31، مطبوعات اسلامیہ حلب، 1406ھ
- 35 محمد تقی عثمانی، تملیح فتح الملکم 3: 225، مکتبہ دارالعلوم کراچی
- 36 التلمسانی، محمد بن ابی بکر بن عبد اللہ، الجوہرۃ فی نسب النبی ﷺ واصحاب العشرۃ 1: 336، دار الرفاعی، للنشر ریاض، 1403/1983ء
- 37 صحیح البخاری 5: 130 باب غزوة خیبر۔۔۔ مسند احمد، حدیث سلمہ بن الاکوع 2: 56 حدیث (1625)۔۔۔
المعجم الکبیر 6: 27، حدیث (6243)
- 38 محمد بن عمر الواقدی، المغازی، غزوة خیبر 2: 658، طبع سوم 1409ھ 1989ء
- 39 الاستیعاب 2: 85، ترجمہ (1317)
- 40 صحیح البخاری، باب غزوة خیبر 5: 130، حدیث (4196)
- 41 صحیح مسلم، باب غزوة ذی قرد 3: 143 حدیث (1807)
- 42 صحیح مسلم، باب غزوة ذی قرد 3: 143 حدیث (1807)
- 43 صحیح البخاری، باب غزوة خیبر 5: 130، حدیث (4196)
- 44 طبقات ابن سعد، غزوة خیبر 2: 85۔۔۔ تاریخ الاسلام، غزوة خیبر 2: 408
- 45 صحیح البخاری، باب غزوة خیبر 5: 130، حدیث (4196)
- 46 طبقات ابن سعد، غزوة خیبر 2: 82